© rasailojaraid.com

خدا ہماری مدد کرے کہ ہم خود بھی درست ہوں اور اُن اسلاف کی اولاد کو بھی ٹھیک کریں جو ہمارے محسن تھے!

پوتے کی محرومیٔ وراثت

سوال:- (۱) دادا کی زندگی میں اگر کسی کا باپ مرجائے تو پوتے کو وراثت میں سے کوئی حق نہیں پہنچتا۔ یہ مشہور شرعی مسئلہ ہے جس پر اس وقت حکومت کی طرف سے عمل ہو رہا ہے اس بارے میں مختلف مسلک کیا ہیں اور آپ کس مسلک کو مزاج اسلامی سے قریب تر خیال فرماتے ہیں۔ اگر آپ کا مسلک بھی مذکورہ ہی ہے۔ تو اس الزام سے بچنے کی کیا صورت ہے کہ اسلامی نظام جو یتیم کی دستگیری کا اس قدر مدعی ہے، ایک یتیم کو محض اس لیے دادا کی وراثت سے محروم قرار دیتا ہے کہ وہ اپنے باپ کو دادا کی وفات سے بعد تک زندہ نہ رکھ سکا۔

(۲) مالِ غنیمت میں لونڈیوں کی تقسیم کا مسئلہ۔

(ا) لونڈیوں کے بارے میں حکم جاری ہے۔ یا منسوخ ہوچکا ہے؟

(ب) لونڈیوں کی تقسیم کے لیے اگر معاشرتی ضروریات متقاضی تھیں تو کیا اُس کا دوسرا حل ممکن نہ تھا؟

(ج) لونڈیاں صرف اُن عورتوں کو بنایا جاتا تھا جو مسلمانوں کے لیے مردوں کے شانہ بشانہ لڑنے کے لیے آتی تھیں یا گھر میں بیٹھی ہوئی عورتوں کو بھی لا کر لونڈیاں بنایا جاتا تھا؟

(د) کیا یہ صورت فریقِ مقابل کی قومی توہین قرار نہیں دی جاسکتی؟ اور کیا یہ صورت دوسرے فریق کے دلوں میں اسلام سے نفرت کا باعث نہیں بنتی؟ اور کیا اس سے وہی صورت واقع نہیں ہوگی جو آج ہمارے اور ہندوؤں کے درمیان گزشتہ فسادات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی وجہ سے موجود ہے؟

(۴)- اگر یہ حکم اب بھی اسی طرح ہے تو ہندوستان سے جنگ کی صورت میں مسلمان عورتوں کے ساتھ ہمارا سلوک کیا ہوگا؟ ظاہر ہے کہ اپنے وطن کے تحفظ کے لئے ہمارے ہندوستانی بھائی ہمارے خلاف ضرور صف آرا ہونگے؟

(۵) کیا لونڈیوں سے قوم میں شہوانی جذبات ترقی پذیر نہیں ہوتے؟ اور آئندہ کیا گارنٹی اس امر کی ہے کہ ان کی عدم موجودگی میں جذبات پر قابو پایا جا سکے؟ شہوانی جذبات کی اس فراوانی اور حیوانیت کے اس غلبہ کو اسلام کا مزاج تو پسند نہیں کر سکتا۔

جواب: (۱) فقہائے اسلام میں یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ دادا کی موجودگی میں جس پوتے کا باپ مرگیا ہو وہ وارث نہیں ہوتا بلکہ وارث اس کے چچا ہوتے ہیں۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے اسمیں شیعوں کے سوا کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا ہے اگرچہ ابھی تک مجھے قرآن و حدیث میں کوئی ایسا صریح حکم نہیں ملا جسے فقہاء کے اس متفقہ فیصلہ کی بنا قرار دیا جا سکے۔ لیکن بجائے خود یہ بات کہ فقہائے امت سلف سے خلف تک اس پر متفق ہیں، اس کو اتنا قوی کر دیتی ہے کہ اس کے خلاف کوئی رائے دینا مشکل ہے۔ ویسے بھی یہ بات معقول معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ پوتا بہر حال اپنے باپ کے واسطے ہی سے دادا کے مال میں حق دار ہو سکتا ہے نہ کہ براہ راست خود۔ اسی طرح بہو اپنے شوہر کے واسطے سے خسر کے مال میں سے حصہ پا سکتی ہے نہ کہ براہ راست خود۔ اگر ایک شخص کا بیٹا اس کی زندگی میں مرجائے، اور وہ شادی شدہ نہ ہو، تو آپ خود مانیں گے کہ اس کا حصہ ساقط ہو جائے گا۔ یہ نہیں ہوگا کہ اس شخص کے مرنے پر اس کے ترکہ میں سے اس کے فوت شدہ بیٹے کا حصہ بھی نکالا جائے اور پھر اس کی میراث اس کی ماں اور اس کے بھائیوں وغیرہ کو پہنچائی جائے۔ اسی طرح اگر اس فوت شدہ لڑکے کی کوئی بیوی موجود ہو تو آپ خود مانیں گے کہ وہ اپنے خسر کے ترکہ میں سے حصہ پانے کی مستحق نہیں ہے، قطع نظر اس سے کہ اس کا نکاح ثانی ہوا ہو یا نہ ہوا ہو،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پھر آپ کو کیوں اصرار ہے کہ صرف اس کا بیٹا موجود ہونے کی صورت میں اس کا حصہ ساقط نہ ہو بلکہ وہ اس کے بیٹے کو پہنچے؟

رہا یتیم کی پرورش کا سوال، تو شریعت کی رو سے اس کے چچا اس کے ولی ہوتے ہیں، اور ان پر اس کا حق ہے کہ وہ اس کی پرورش کا انتظام کریں۔ نیز شریعت نے وصیت کا حکم اسی لیے دیا ہے کہ اگر کوئی مرنے والا اپنے پیچھے مال چھوڑ رہا ہو اور اس کے خاندان میں کچھ لوگ مستحق موجود ہوں تو وہ ان کے حق میں وصیت کرے۔ ۱/۳ حصہ مال کی حد تک وہ وصیت کر سکتا ہے، اور اس میں یہ گنجائش موجود ہے کہ اگر وہ کوئی یتیم پوتا چھوڑ رہا ہے، یا کوئی بیوہ بہو چھوڑ رہا ہے جو بے سہارا ہو، یا کوئی بیوہ بھاوج یا غریب بھائی یا بیوہ بہن چھوڑ رہا ہے تو ان کے لیے وصیت کر جائے۔ یہ گنجائش اسی لیے رکھی گئی ہے کہ قانونی وارثوں کے سوا خاندان میں جو لوگ مدد کے محتاج ہوں ان کی مدد کا انتظام کیا جا سکے۔

۲۔ لونڈیوں کے بارے میں میں اپنی کئی کتابوں میں مفصل بحث کر چکا ہوں۔ آپ میری کتاب تفہیمات حصہ دوم" اور "رسائل و مسائل" ملاحظہ فرمائیں۔ نیز تفہیم القرآن میں سورۂ نساء کے حواشی دیکھیں۔ امید ہے کہ آپ کے تمام شبہات دور ہو جائیں گے۔ پھر بھی اگر کوئی شبہ رہ جائے تو آپ لکھ کر مجھ سے پوچھ سکتے ہیں۔

تعلیم قرآن کے لیے تفسیروں کے بجائے "پروفیسر"

سوال: میں مدرسہ مظاہر العلوم کا فارغ التحصیل ہوں۔ میرا عقیدہ علمائے دیوبند و مظاہر العلوم سے وابستہ ہے مگر ساتھ ساتھ اپنے اندر کافی وسعت رکھتا ہوں۔ جہاں مجھے بھلائی معلوم ہو جائے وہاں حتی الامکان اس میں حصہ لینے کا رجحان رکھتا ہوں۔ اسی وجہ سے جماعت اسلامی کے ساتھ قلبی ربط رکھتا ہوں، اخبار کوثر اور لٹریچر کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں، مولانا ابو اللیث کی زندگی کو

© rasailojaraid.com